اے مسافر یاد رکھ اتنا کہ راہِ شوق میں
منزل اس منزل سے آتی ہے گزر جانے کے بعد

کر رہا ہے میکدے میں فاش اسرارِ ازل
بادہ آشامِ طریقت ہوش میں آنے کے بعد

کون دے اہلِ جنوں کو دعوتِ جوشِ جنوں
اب بہاریں ہیں نہ گلشن تیرے دیوانے کے بعد

مدتوں سے ہیں الم بیگانہ اہلِ جہاں
دور رہتے ہیں ہر اک سے عشق فرمانے کے بعد

غزل

(جناب انور صابری)

روتے روتے عمر گنوائی
پھر بھی محبت راس نہ آئی

بھید کو دل کے دل ہی میں رکھ لے
منہ سے نکلی بات پرائی

دردِ جگر میں پھر ہے کمی سی
اے غمِ جاناں تیری دہائی

ظلمتِ غم میں شمعِ تصور
خود ہی جلائی خود ہی بجھائی

لاکھ وفا نے گیت سنائے
ان کی جفا کو نیند نہ آئی

کس سے کرم کی آس لگائیں
ان کا زمانہ ان کی خدائی

رہ گئے وہ دل تھام کے انورؔ
ہم نے غزل جب اپنی سنائی